22393 ـ كاٹ كر ابرو ہلكے اور باريك كرنا

سوال

ميں نے بہت سے كالم اور پمفلٹ پڑھے ہيں جن ميں ابرو مونڈنے اور جسم كے دوسرے حصوں كے بال مونڈنے كے بارہ ميں بحث كى گئى ہے، ليكن ميں اس كى وضاحت چاہتى ہوں كہ آيا بالكل مكمل طور پر مونڈنے كى نہى ہے يا كہ نہيں ؟
ميرے ابرو كے بال بہت زيادہ گھنے ہيں جنہيں كاٹ كر ہلكے كرنے كى ضرورت ہے، تو كيا ميرے ليے بال كاٹ كر ابرو باريك اور ہلكے كرنے جائز ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہم يہاں ابرو اور باقى جسم كے بال كاٹنے كے متعلق اہل علم كے فتاوى جات نقل كرتے ہيں:

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ابرو كے بال اگر تو اكھيڑ كر اتارے جائيں تو يہ النمص ميں شامل ہوتا ہے، جس پر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بال اكھيڑنے اور اور يہ عمل كروانے والى دونوں پر لعنت فرمائى ہے، اور يہ كبيرہ گناہوں ميں شامل ہوتا ہے، اور عورت كے ساتھ اس ليے مخصوص ہے كہ غالبا اور عادتا يہ كام عورت ہى كرتى ہے، وگرنہ اگر مرد بھى يہ كام كرے تو وہ بھى عورت كى طرح ہى ملعون ہو گا، اللہ تعالى اس سے محفوظ ركھے.

اور اگر اكھيڑے بغير يعنى كاٹ كر يا مونڈ كر ابرو بنائے جائيں تو بعض اہل علم اسے اكھيڑنے جيسا ہى سمجھتے ہيں، كيونكہ يہ اللہ تعالى كى بنائى ہوئى صورت ميں تبديلى ہے، اس ليے اس ميں كوئى فرق نہيں كہ بال اكھيڑ كر يا كاٹ كر يا مونڈ كر ابرو بنائے جائيں، بلاشك اسى ميں زيادہ احتياط بھى ہے، اس ليے ہر كسى كو چاہيے كہ وہ اس سے اجتناب كرے، چاہے مرد ہو يا عورت.

ماخوذ از: فتاوى علماء بلد الحرام صفحہ نمبر (577).

اور مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ذيل سوال نقل كيا گيا ہے:

ایک نوجوان لڑکی کے ابرو کے بال بہت زیادہ گھنے ہیں، تقریبا کریہ المنظر نظر آتی ہے، تو کیا یہ لڑکی کچھ بال مونڈ لے تا کہ دونوں ابرؤوں کے مابین فاصلہ ہو اور باقی کو ہلکا کر لے تا کہ اپنے خاوند کے لیے دیکھنے میں اچھی اور بہتر نظر آئے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" ابرو کے بال نہ تو مونڈنے جائز ہیں، اور نہ ہی ہلکے کرنے؛ کیونکہ یہ اس نمص یعنی بال اکھیڑنے میں شامل ہوتا ہے جس فعل کے کرنے اور کروانے والی عورت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، لہذا جو کچھ ہو چکا ہے اس کے لیے آپ کو توبہ و استغفار کرنا ضروری ہے، اور آئندہ مستقل میں آپ اس سے اجتناب کریں "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 196).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے کہ:

النمص ابرو کے بال اکھیڑنے کو کہتے ہیں، اور یہ جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھیڑنے اور اور اکھڑوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت فرمائی ہے.

عورت کے لیے بعض اوقات جو داڑھی یا مونچھوں کے بال آ جاتے ہیں وہ اتارنے جائز ہے، یا پھر پنڈلیوں یا ہاتھوں کے بال.

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابرو کے بال ا کھیڑنے اور بال اکھیڑنے کا مطالبہ کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4886) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

حاصل یہ ہوا کہ: ابرو کے بال اتارنے حرام ہیں، چاہے کاٹ کر اتارے جائیں، یا پھر مونڈ کر یا اکھیڑ کر، اور اس کے علاوہ بال اتارنے مباح ہیں، مثلا ہاتھوں، اور پنڈلیوں کے بال، اور اسی طرح جو دونوں ابرؤوں کے درمیان ہوں "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 195).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی آیا ہے کہ:

سوال:

دونوں ابرؤوں کے درمیان موجود بال کاٹنے کا اسلام میں کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" انہیں اکھیڑنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ یہ ابرو میں شامل نہیں ہیں"

واللہ اعلم .